جائے نماز کے نیچے نجاست لگی ہو، تو نماز کا حکم

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul 3064 تاریخ: 12-12-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے جائے نماز پر نماز پڑھی، نماز پڑھنے کے بعد دیکھا تو جائے نماز کے نیچے ایک درہم سے زیادہ نجاست غلیظہ لگی ہوئی تھی، مگر جائے نماز کافی موٹی تھی، اس نجاست کا اثر اوپر کے حصے کی طرف ظاہر نہیں ہوا تھا، اس صورت میں میری نماز ہوئی یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جائے نماز چاہے جتنی موٹی ہو، وہ ایک ہی کپڑے کے حکم میں ہے، اس لیے چاہے نجاست کا اثر اوپر نہ آیا ہو تب بھی اس نجاست والی جگہ پر نماز نہیں پڑھ سکتے۔ پوچھی گئی صورت میں اگر جائے نماز کی نجاست والی جگہ وہ نہیں تھی جس جگہ پر نماز کی حالت میں پاؤں، ہاتھ، گھٹنے، پیشانی، ناک رکھے جاتے ہیں، تب تو نماز ہو گئی، لیکن اگر قدم یا مواضع سجود (یعنی سجدے کی حالت میں ہاتھ، گھٹنے، پیشانی، ناک) اس نجس جگہ پر پڑے، اور جو جو اعضاء نجاست کی جگہ پر پڑے، ان سب کی نجاست کو ملائیں، تو یہ ایک درہم سے زیادہ بن جاتی ہے، تو نماز نہیں ہو گی۔ ایک درہم جتنی ہی نجاست بنتی ہے، تو نماز مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ ہو گی اور اگر ایک درہم سے کم بنتی ہے، تو نماز اگرچہ ہو جائے گی، مگر خلاف سنت ہو گی۔

غنیہ شرح منیہ میں ہے: "ولو کان علی اللبد نجاسۃ فقلب المصلی الوجه الذی فیه النجاسة الی اسفل وصلی علی الوجه الثانی الذی لیس علیه نجاسة۔۔۔۔قال ابو یوسف

لا تجوز صلاته وان کان اللبد او الثوب غلیظین "ترجمہ: اگر اونی بچھونے پر ایک طرف نجاست لگی تھی اور نماز پڑھنے والے نے اس کو اُلٹا کرلیا اور جس طرف نجاست نہیں لگی تھی اس طرف نماز پڑھی۔۔۔۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ نماز جائز نہیں ہے، اگرچہ اونی بچھونا یا کپڑا موٹا ہو۔

(غنیۃ المتملی شرح منیۃ المصلی، جلد1، صفحہ378، مطبوعہ بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "کسی کپڑے میں نَجاست لگی اور وہ نَجاست اسی طرف رہ گئی، دوسری جانب اس نے اثر نہیں کیا تو اس کو لوٹ کر دوسری طرف جدھر نَجاست نہیں لگی ہے، نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی موٹا ہو مگر جبکہ وہ نَجاست مَواضِعِ سجود سے الگ ہو۔"

(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ404، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نماز کے فساد کی صورتیں بیان کرتے ہوئے تنویر الابصار مع ردالمحتار میں فرمایا: "(وصلاته علی مصلی مضرب نجس البطانة) أی مخیط، وانما تفسد اذا کان النجس المانع فی موضع قیامه أو جبهته أو فی موضع یدیه أو رکبتیه علی ما مر "ترجمہ: ایسے سلے ہوئے مصلے پر نماز پڑھنا جس کا باطنی حصہ ناپاک ہو۔ نماز اس وقت فاسد ہو گی جبکہ نماز سے مانع نجاست کھڑے ہونے کی جگہ یا پیشانی رکھنے کی جگہ یا ہاتھ رکھنے کی جگہ یا گھٹنے رکھنے کی جگہ پر ہو، جیسا کہ پیچھے بھی گزر چکا۔

(ردالمحتار، جلد1، صفحہ626، مطبوعہ بیروت)

بہار شریعت میں فرمایا: "جا نماز میں ہاتھ، پاؤں، پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے، باقی جگہ اگر نَجاست ہو نماز میں حَرَج نہیں، ہاں نماز میں نَجاست کے قرب سے بچنا چاہیے۔"

(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ404، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی ہندیہ میں ہے: "النجاسة ان کانت غلیظة وهی أکثر من قدر الدرهم فغسلها فریضة والصلاة بها باطلة، وان کانت مقدار درهم فغسلها واجب والصلاة معها جائزة وان کانت أقل من قدر الدرهم فغسلها سنة "ترجمہ: نجاست اگر غلیظہ ہو اور وہ درہم سے زائد ہو

تو اس کا دھونا فرض ہے ، بغیر دھوئے نجاست کے ساتھ ہی نماز پڑھ لی، تو نماز باطل ہے۔ اگر ایک درہم کے برابر ہے، تو اس نجاست کا دھونا واجب ، بے دھوئے نماز پڑھ لی تو فرض ادا ہو جائیں گے، اگر ایک درہم سے بھی کم ہے، تو اس نجاست کا دھونا سنت ہے۔

(فتاوی ہندیہ، جلد1، صفحہ58، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: ''شرطِ نماز اس قدر نجاست سے پاک ہونا ہے کہ بغیر پاک کیے نماز ہو گی ہی نہیں، مثلاً نجاست غلیظہ درہم سے زائد۔''

(بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ476، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید فرمایا: ''اگر نجاست قدر مانع سے کم ہے، جب بھی مکروہ ہے، پھر نجاست غلیظہ بقدر درہم ہے، تو مکروہ تحریمی اور اس سے کم تو خلاف سنت۔''

(بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ477، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

27 جمادی الاولی 1445ھ/12 دسمبر 2023ء

الجواب صحیح

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے